سوال

اسقاط حمل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میری بیوی کوپہلے ماہ کا حمل ہے میں کچھ گھریلو مجبوریوں کی وجہ سے حمل گرواناچاہتا ہوں کیاپہلے ماہ کا حمل گروانا صحیح ہوگا۔ ؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

گھریلو مجبوریوں سے مراداگر تومعاشی تنگی ہے توپھر اسقاط حمل ایک حرام عمل ہے کیونکہ رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے وہ ہر نفس کورزق مہیا کرتا ہے۔اس سلسلے میں سعودی عرب کی کبار علماء کی کمیٹی نے درج ذیل فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ : 1- مختلف مراحل میں اسقاط حمل جائز نہیں لیکن کسی شرعی سبب اور وہ بھی بہت ہی تنگ حدود میں رہتے ہوئے۔ 2-جب حمل پہلے مرحلہ میں ہوجوکہ چالیس یوم ہے اوراسقاط حمل میں کوئی شرعی مصلحت ہویاپھر کسی ضرر کودور کرنا مقصود ہوتواسقاط حمل جائز ہے، لیکن اس مدت میں تربیت اولاد میں مشقت یاان کے معیشت اورخرچہ پورا نہ کرسکنے کے خدشہ کے پیش نظریاان کے مستقبل کی وجہ سے یا پھر خاوند بیوی کے پاس جواولاد موجود ہے اسی پراکتفا کرنے کی بناپراسقاط حمل کروانا جائز نہیں۔ 3-جب مضغہ اورعلقہ (یعنی دوسرے اورتیسرے چالیس یوم) ہوتواسقاط حمل جائز نہیں لیکن اگر میڈیکل بورڈ یہ فیصلہ کرے کہ حمل کی موجودگی ماں کےلیے جان لیوا ہے اوراس کی سلامتی کےلیے خطرہ کا باعث ہے توپھر بھی اس وقت اسقاط حمل جائز ہوگا جب ان خطرات سے نپٹنے کےلیے سارے وسائل بروے کارلائیں جائیں لیکن وہ کارآمد نہ ہوں۔ 4- حمل کے تیسرے مرحلے اورچارماہ مکمل ہوجانے کے بعد اسقاط حمل حلال نہیں ہے لیکن اگر تجربہ کاراورماہر ڈاکٹر یہ فیصلہ کریں کہ ماں کے پیٹ میں بچے کی موجودگی ماں کی موت کا سبب بن سکتی ہے، اوراس کی سلامتی اورجان بچانے کےلیے سارے وسائل بروئے کارلائے جاچکے ہوں، تواس حالت میں اسقاط حمل جائز ہوگا۔ان شروط کے ساتھ اسقاط حمل کی اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ بڑے نقصان سے بچا جاسکے اورعظیم مصلحت کوپایا جاسکے. (دیکھیں : فتاوی الجامعۃ :3/1056) ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث